طالب محسن

حیا اور ایمان

(مسلم، رقم ۳۶)

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ. فَقَالَ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ.

''حضرت سالم اپنے والد رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اپنے بھائی کو حیا پر سمجھاتے ہوئے سنا تو فرمایا: حیا تو ایمان میں سے ہے۔''

بِهٰذِهِ الْإِسْنَادِ مَرَّ بِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَعِظُ أَخَاهُ ....

''اسی سند سے (یہ روایت ان الفاظ میں بھی مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم) انصار کے کسی آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو سمجھا رہا تھا...۔''

لغوی مباحث

یعظ: 'وعظ' کا لفظی مطلب 'نصیحت' ہے، لیکن یہاں یہ اردو کے لفظ 'سمجھانے' کی طرح محل استعمال کے باعث منفی معنی کا پہلو لیے ہوئے ہے۔ اس روایت کے دوسرے متن میں اسی کے محل پر 'یعاتب'، 'ڈانٹ رہا تھا' کے فعل

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

سے واضح ہے کہ راوی کی مراد کیا ہے۔

معنی

اس روایت کا بنیادی مضمون پچھلی روایت میں ایک جز کی حیثیت سے زیر بحث آ چکا ہے۔ ایمان کے مظاہر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کے اجزا قرار دیا ہے۔ ہم یہ بیان کر چکے ہیں کہ یہ وہی چیز ہے جس کے لیے قرآن مجید نے کلمۂ طیبہ کے 'اُکُل' (یعنی ثمرات) کی تعبیر اختیار کی ہے۔ ان تعبیرات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان کا اخلاقی وجود جس اصل پر قائم ہوتا اور پھلتا پھولتا ہے، وہ ایمان ہے۔ ہم نے پچھلی روایت میں حیا کے بارے میں یہ وضاحت کی تھی کہ یہ انسان کے اندر ایک ملکہ ہے جو برائی، غلطی اور گھٹیا پن سے نسبت کے حوالے سے ظاہر ہوتا ہے۔ ایمان اس جذبے کا مؤید بھی ہے اور اس جذبے سے قوت بھی حاصل کرتا ہے۔ ویسے تو حیا کا سب سے نمایاں اظہار جنس کے معاملات میں ہوتا ہے، لیکن حیا ایک صالح انسان کی ایسی خصلت ہے جو اسے ہر طرح کی معصیت کے ارتکاب سے بچنے میں مدد دیتی ہے۔ جیسا کہ ہم نے عرض کیا، حیا کا سب سے بڑا مظہر فواحش سے اجتناب ہے۔ فواحش سے اجتناب نیکیوں کا ایک پورا باب ہے۔ جس شخص میں حیا کا جذبہ زندہ ہے، وہ منکرات کے ایک پورے خاندان سے محفوظ ہو گیا۔ اس کی اسی اہمیت کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایمان کا ایک شعبہ قرار دیا ہے۔

قرآن مجید میں برائیوں کے تین عنوان قائم کیے گئے ہیں۔ سورۂ نحل میں ہے:

يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ. (۱۶:۹۰)	''اللہ تمھیں بے حیائی، برے کاموں اور سرکشی سے روکتا ہے۔''

مولانا امین احسن اصلاحی نے ان کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے:

''...اس (دین) کی منہیات میں وہ چیزیں داخل ہیں جن کے اندر فحشا، منکر اور بغی کی روح فساد پائی جاتی ہے۔'' (تدبر قرآن ۴/۴۳۸)

ذرا تامل کی نگاہ ڈالیں، انسان کو فحش اور بغی سے بچانے میں حیا کے جذبے کی اہمیت بالکل واضح ہے۔ یعنی حیا کا جذبہ جس طرح بے حیائی کے قول و فعل سے رکنے میں مددگار ہوتا ہے، اسی طرح ایک حیا رکھنے والا آدمی سرکش اور شر کے لیے جری بھی نہیں ہو سکتا۔ منکر کیا ہے، وہ اعمال جن کا برا ہونا سب پر واضح ہے۔ آدمی کا یہ جذبہ کہ اس کے ساتھ برائی کی نسبت نہ ہو یہاں بھی اس کا ہاتھ پکڑتا ہے اور اسے منکر کے ارتکاب سے بچا لیتا ہے۔ غرض یہ کہ حیا کا جذبہ دین کے تمام مناہی کے معاملے میں خدا کی مرضی پر قائم رکھتا ہے۔ اس لیے اس کی حفاظت ضروری ہے۔ یہ روایت

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

واضح کرتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو پسند نہیں کیا کہ حیا کے جذبے کو نقصان پہنچے۔

متون

امام مسلم رحمہ اللہ نے اس کے دو متن منتخب کیے ہیں۔ ان میں اختلاف محض بیان واقعہ کے طریقے میں ہے۔ ایک میں بیان ہوا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو اپنے بھائی کو ڈانٹتے ہوئے سنا تو اسے کہا کہ حیا ایمان سے ہے۔ دوسرے میں بیان ہوا ہے کہ حضور انصار کے ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو ڈانٹ رہا تھا تو آپ نے فرمایا...۔ عام طور پر یہ جملہ معمولی فرق کے ساتھ انھی دو طریقوں سے نقل ہوا ہے۔ دوسرا جملہ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بھی کم و بیش انھی الفاظ میں نقل ہوا ہے۔ یعنی عام طور پر 'الحیاء من الایمان' کے الفاظ ہی میں حضور کی بات بیان ہوئی ہے۔ البتہ بعض راویوں نے اسی جملے میں 'شعبۃ' کا لفظ بھی شامل کیا ہے۔ بخاری میں اسی روایت کا قدرے تفصیلی متن منقول ہوا ہے:

عَنُ عَبُدِ اللّٰهِ بُنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنُهُمَا: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يُعَاتِبُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ. يَقُولُ: اِنَّكَ لَتَسُتَحُيِي حَتَّى كَاَنَّهُ يَقُولُ: قَدُ اَضَرَّ بِكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: دَعُهُ، فَاِنَّ الُحَيَاءَ مِنَ الْاِيُمَانِ. (رقم ۵۷۶۷)

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو شرم کرنے پر ڈانٹ رہا تھا۔ کہہ رہا تھا: تم بہت شرماتے ہو۔ گویا کہ وہ یہ کہہ رہا تھا کہ تمھاری اسی خصلت نے تمھیں نقصان بھی پہنچایا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کہا: اس کے پیچھے نہ پڑو کیونکہ حیا ایمان میں سے ہے۔''

ان روایات سے یہی بات سامنے آتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے یہ بات سرِ راہ صادر ہوئی تھی۔ لیکن معجم کبیر میں اس سے ملتا جلتا ایک واقعہ لوگوں کے حضور کے پاس آنے کو بیان کرتا ہے:

عَنُ عَبُدِ اللّٰهِ قَالَ: جَاءَ قَوُمٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بِصَاحِبِهِمُ. فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنَّ صَاحِبَنَا هٰذَا قَدُ اَفُسَدَهُ الُحَيَاءُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الُحَيَاءَ مِنُ شَرَائِعِ الْاِسُلَامِ

''حضرت عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک ساتھی کو لے کر حاضر ہوئے۔ عرض کی: اے اللہ کے نبی، یہ ہمارا ساتھی، شرم نے اسے برباد کیا ہوا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیا اسلام کے ضوابط میں سے ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

وَاِنَّ الْبَذَاءَ مِنْ لُؤْمِ الْمَرْءِ. (رقم ۱۰۵۰۶) فحش گوئی آدمی کے لیے کلنک ہے۔‘‘

کتابیات

موطا، رقم ۱۶۱۱۔ بخاری، رقم ۲۴، ۵۷۶۷۔ مسلم، رقم ۳۶۔ ابوداؤد، رقم ۴۷۹۵۔ ترمذی، رقم ۲۶۱۵۔ ابن ماجہ، رقم ۵۸۔ نسائی، رقم ۵۰۳۳۔ احمد، رقم ۴۵۵۴، ۵۱۸۳، ۶۳۴۱۔ ابن حبان، رقم ۶۱۰۔ سنن کبریٰ، رقم ۱۱۷۶۴۔ بیہقی، رقم ۲۰۵۹۷۔ معجم کبیر، رقم ۱۰۵۰۶۔

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net